یہ فطری امر ہے کہ انسان کا دل پوری طرح اسی چیز پر مطمئن ہوتا ہے جسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے، اور بن دیکھی ہوئی شی ء کے بارے میں شکوک وشبہات کا ہمیشہ شکار رہتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَیسَ الُخَبرُ کَالُمُعَایَنَۃِ (صحیح الجامع: ۵۳۷۳) کسی چیز کی خبر دیکھی ہوئی شی کے مانند نہیں ہوتی،، مگر ایک موحد مسلمان ان تمام غیبی امور پر جسے کتاب وسنت نے بیان کیا ہے اسی طرح ایمان رکھتا ہے جیسے اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اللہ تعالی نے اپنے ان بندوں کی تعریف فرمائی ہے: الَّذِینَ یُؤُمِنُونَ بِالُغَیُبِ (البقرہ: ۳) ''جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں،، قیامت کا تعلق غیب سے ہے، یہ ان پانچ امور غیبیہ میں سے ہے جو اللہ تعالی کے لئے خاص ہے، پوری کائنات میں اس کا وقت اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، قیامت کب قائم ہوگی؟ اس بات کا علم کسی ملک مقرب کو ہے نہ کسی نبی مرسل کو، بارہا نبی کریم ﷺ سے لوگوں نے قیامت کے بارے میں سوال کیا، آپ نے اس کی نشانیاں بتائیں، اس کے اہوال وشدائد کا ذکر فرمایا، مگر لوگوں کے استفسار کو اللہ تعالی کی طرف لوٹا دیا، اور آپ ﷺ اسی بات کے مامور تھے:'' جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد مبارک ہے: یَسأَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعۃِ قُلُ إنّما عِلُمُھا عندَ اللہِ (الاحزاب: ۶۳) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اُس کا علم تو اللہ ہی کو ہے،،

ابن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ,, یقول تعالی مخبرا لرسولہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ أنہ لا علم لہ بالساعۃ وإن سألہ الناس عن ذلک، وأرشدہ أن یرد علمھا الی اللہ عزوجل،، (تفسیر ابن کثیر) ''اللہ تعالی اپنے رسول ﷺ کی بابت اس بات کی خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ آپ کو قیامت کا علم نہیں ہے، اگرچہ لوگ اس بارے میں آپ سے سوال کرتے ہیں، اور تعلیم فرمائی کہ اللہ تعالی کی طرف اس کے علم کو لوٹا دیں،،

ارشاد باری تعالی: ''یَسأَلُونَکَ عَنِ السَّاعَۃِ أَیَّانَ مُرُسَاھَا قُلُ إِنَّمَا عِلُمُھَا عِندَ رَبِّیُ لاَ یُجَلِّیُھَا لِوَقُتِھَا إِلاَّ ھُوَ ثَقُلَتُ فِیُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرُضِ لاَ تَأُتِیُکُمُ إِلاَّ بَغُتَۃً یَسأَلُونَکَ کَأَنَّکَ حَفِیٌّ عَنُھَا قُلُ إِنَّمَا عِلُمُھَا عِندَ اللّہِ وَلَـکِنَّ أَکُثَرَ النَّاسِ لاَ یَعُلَمُونَ، (الاعراف: ۱۸۷) یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی؟ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، اسے اس کے وقت پر وہی ظاہر کرے گا، وہ آسمان وزمین میں بڑا بھاری حادثہ ہوگا، وہ تم پر بالکل اچانک آپڑے گی، وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے آپ اس کی پوری تحقیق کر چکے ہیں،

آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے،، اسی طرح جبریل امین نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا،، (صحیح بخاری: رقم: ۴۷۷۷، صحیح مسلم: ۱۰۲)

قیامت کا قریب ہونا:

قیامت بالکل قریب ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ''إِنَّھُم یَرَوُنَہُ بَعِیدا ونَرَاہ قریبا (المعارج: ٦) ''بے شک یہ اس کو دور سمجھ رہے ہیں، اور ہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں، سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بُعِثُتُ أَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیُنِ، وَیَقُرُنُ بَیُنَ إِصُبَعَیُہِ السَّبَّابَۃِ وَالُوُسُطَی (صحیح مسلم: ۸۶۷) ''میری بعثت قیامت کے بالکل قریب قریب ہوئی ہے، اور آپ ﷺ نے شہادت اور بیچ کی انگلی ملایا،، کہ جیسے ان دونوں انگلیوں کے درمیان کوئی انگلی نہیں ہے ایسے ہی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے، مجھ سے قیامت ایسے ہی قریب ہے جیسے شہادت والی انگلی بیچ والی انگلی سے قریب ہے لہذا نبی کریم ﷺ کی بعثت قیامت کی ایک اہم نشانی ہے، جو ظاہر ہو چکی ہے، کفار مکہ کو قیامت کی سختیوں اور اس کے عنقریب واقع ہونے کی جب آپ ﷺ نے خبر دی، تو انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا، اگر آپ کی بات سچی ہے تو ایک عرصہ گزر جانے کے بعد ابھی تک قیامت کیوں نہیں آئی، اللہ تعالی نے دھمکی دیتے ہوئے فرمایا: ویستَعُجِلُونَکَ بِالعَذَابِ ولَن یُخلِفَ اللہُ وعدَہُ وإنّ یوما عندَ ربِّکَ کألُفِ سَنَۃِ ممّا تعدُّونَ (الحج: ۴۷) ''اور عذاب کو آپ سے جلدی طلب کر رہے ہیں، اللہ ہرگز اپنا وعدہ نہیں ٹالے گا، ہاں! البتہ آپ کے رب کے نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے،، البتہ قیامت کی بہت سے نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں جس کی خبر دیتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے: فھَلُ یَنظُرُونَ إلاّ السَّاعۃَ أنُ تأُتِیَھُمُ بغتَۃِ فقدُ جاءَ أشُراطُھا (محمد: ۱۸) ''تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اُن کے پاس اچانک آجائے، یقیناً اُس کی علامتیں تو آچکی ہیں،،

علامات قیامت کو علماء نے دو قسموں میں بانٹا ہے:

۱) چھوٹی نشانیاں، ۲) بڑی نشانیاں

علامات صغری میں سے بعض نشانیاں ظاہر ہوئیں اور گزر گئیں، بعض وہ ہیں جو ظاہر ہو چکی

ہیں جسے ہم نبوی پیشین گوئیوں کی روشنی میں دیکھ سکتے ہیں، بعض نشانیاں ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں مگر مستقبل میں ظاہر ہو کر رہیں گی، علامات قیامت کے باب میں کثرت کے ساتھ احادیث صحیحہ وارد ہیں، جس میں بہت سی چھوٹی نشانیوں کا تفصیلی ذکر ملتا ہے، جن میں سے بعض اہم نشانیاں یہ ہیں: ''حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ تبوک کے موقع پر میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کرو،

۱) میری موت (جو واقع ہو چکی ہے)

۲) بیت المقدس کا فتح ہونا (یہ نشانی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پوری ہو چکی ہے)

۳) پھر تم میں ایک وبا ایسی پھیل جائے گی جیسے بکریوں میں پھیلتا ہے، (اس سے مراد طاعون کی وبا ہے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی دور خلافت ۱۸ھ میں عام ہوئی، اور اس میں بڑے بڑے صحابہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح، معاذ بن جبل، شرحبیل بن حسنہ، فضل بن عباس رضی اللہ عنہم اور کبار تابعین کی بڑی جماعت نے شہادت پائی۔ ۴) پھر مال کا بہتات ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیا جائے گا تو وہ ناراض ہو جائے گا، (حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے دور میں زکاۃ وصدقہ لینے والے بہت کم لوگ تھے اکثریت دینے والوں کی تھی، (فتح الباری: ۱۳/۸۷) اور قیامت سے پہلے پھر یہ خوشحالی امام مہدی اور عیسی علیہ السلام کے زمانے میں لوٹ آئے گی،،۔ ۵) پھر فتنہ ظاہر ہوگا اور عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا،، اس قدر فتنے اضطراب اور بے چینیاں، قتل وغارت گری عام ہو جائے گی کہ آنے والا ہر دن بد سے بدتر ہوتا چلا جائے گا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا پھر اس پر لوٹ پوٹ کر کہے گا: اے کاش! میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا، اور ایسا کہنا اس کی دینداری کے سبب نہیں بلکہ فتنے اور آزمائش کی وجہ سے ہوگی،،۔ ٦) پھر اہل روم اور تمہارے درمیان صلح ہوگی پھر اہل روم تمہارے ساتھ غداری کریں گے اور تمہارے مقابلے میں ۸۰ جھنڈوں (یعنی اسی ممالک) کے ساتھ فوج لے کر آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی، (صحیح بخاری: ۳۱۷٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہوگی، زمانہ قریب ہو جائے

گا، فتنے عام ہوجائیں گے، قتل وخونریزی بڑھ جائے گی، (صحیح بخاری:۱۰۳۶) مستند علماء کی موت کے ذریعہ علم کو اٹھالیا جائے گا، (صحیح بخاری:۱۰۰) اور جہالت ثابت ہوجائے گی، اس وقت دینداری کے نام پر، دعوت وتبلیغ کے نام پر، شہرت طلبی، اسٹیج بازی، اور میڈیائی چمک دمک، اسکالر اور مفکر ملت کے نام پر جہالت کا ایک طوفان کھڑا ہوچکا ہے، دین کی خدمت کے نام پر جہالت بٹ رہی ہے، جہاں اہل علم سر پیٹتے رہ جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا تُقُومُ الساعةُ حتَّى يأخُذَ اللهُ شرِيطَته مِنْ أهل الارضِ ،فيبقَى فيها عَجَاجَةٌ ،لا يعرِفُونَ معروفا ولا يُنْكِرون مُنْكَرا، (مسند احمد: قال احمد شاکر، اسناده صحیح قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالی زمین سے صالح لوگوں کو اٹھالے گا، پھر زمین میں ردّی قسم کے برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو نہ اچھائی کو اچھائی سمجھیں گے اور نہ ہی کسی منکر کو برا جائیں گے،، آج سماج اور معاشرہ کی حالت بالکل یہی ہے، جہاں ہر طرح کی خیر وبھلائی کا عملی دائرہ سمٹتا چلا جارہا ہے، اور شریر لوگوں کے ہاتھوں لوگ جوجھ رہے ہیں،، امانت ودیانت داری کا ختم ہوجانا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے: ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''أول ما يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الأَمَانَةُ، وآخِرُ مَا يَبْقَى مِنْ دِيْنِهِمُ الصَّلاَةَ، وربَّ مُصلِّ لا خَلاَقَ له عِنْدَ اللهِ تَعَالَى، (صحیح الجامع: ۲۵۷۵)

لوگوں میں سب سے پہلے امانت داری کو اٹھالیا جائے گا، اور ان کے دین میں سے جو آخری چیز باقی رہے گی وہ نماز ہے، اور کتنے ایسے مصلی ہیں کہ جن کی نمازوں کا اللہ کے یہاں کوئی صلہ اور بدلہ نہ ہوگا،، معاملات اور لین دین میں خال خال ہی امانت دار لوگ نظر آئیں گے، بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں علاقے میں ایک امانت دار شخص رہتا ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: إن بين يدى الساعة تسليم الخاصة، وفشوَّ التجارة ،حتى تعين المرأة زوجها على التجارة ، وقطع الارحام ،وشهادة الزور ، وكتمان شهادة الحق، وظهور القلم،، (السلسلة الصحيحة:٦٤٧)

قرب قیامت سلام خاص لوگوں سے کیا جائے گا، تجارت کی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ عورت تجارت پر اپنے شوہر کی مدد کرے گی، رشتہ داریاں منقطع ہوجائیں گی، جھوٹی گواہی عام ہوگی، اور سچی گواہی کو چھپایا جائے گا، اور قلم کا ظہور ہوگا،، شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ جسے پہچانتے ہو اسے بھی جسے نہیں پہچانتے اسے بھی سلام کرو (بخاری: ۶۲۳۶) تجارت اور بزنس کا انتشار ہم دیکھ رہے ہیں مگر معیوب بات یہ ہے کہ عورت اپنا

میدان عمل چھوڑ کر، صوم صلاۃ پر شوہر کا معاون بننے کے بجائے بازاروں اور تجارت گاہوں میں شوہر کا معان بنے گی، رشتوں کا احترام پوری طرح سے پامال ہوچکا ہے، قلم کے ظاہر ہونے سے مراد، کتابیں اور تحریریں عام ہوجائیں گی، بڑے بڑے مکتبات ہوں گے مگر علم کی گہرائی اور اس پر عمل کا فقدان ہوگا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''إنّ من اشراط الساعة ،أن يمرَّ الرجلُ فى المسجد لا يُصلِّى فيه ركعتين (السلسله الصحيحة: ٦٤٨) قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ایک آدمی مسجد سے گزرے گا اور اس میں دو رکعت نماز ادا نہیں کرے گا،، ہماری غفلت اور مسجدوں سے دوری حال کچھ ایسا ہی ہے، ایک مشہور حدیث میں جبریل علیہ السلام کے پوچھنے پر نبی کریم ﷺ نے قیامت کی نشانیوں کا ذکر فرمایا: قالَ: أنْ تَلِدَ الأَمَةُ ربَّتهاوَأنْ ترى الحُفَاةَ العُراةَ العَالَةَ رِعاءَ الشَّاءِ يتطَاوَلُونَ فى البُنْيَانِ (بخاری: ۵۰، مسلم: ۸) لونڈی اپنے مالکہ کو جنے گی، اور تم ننگے پیر ننگے بدن رہنے والے غریب، بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے عالی شان عمارتوں کے بنانے میں ایک دوسرے سے فخر کریں گے،، مالکہ کے جننے کی کئی تعبیر علماء نے بیان فرمائی ہے: ''اپنی ماں سے لونڈیوں جیسا سلوک کرنا، والدین کی نافرمانی کا عام ہوجانا، جیسے ایک مالک اپنی لونڈی کے ساتھ اہانت سب وشتم اور مارنے پیٹنے کا سلوک کرتا ہے ایسے ہی اولاد اپنے ماں باپ کے ساتھ معاملہ کرے گی، جو بالکل ظاہر ہے، اور ایسی ناخلف اولاد ہر فیملی اور خاندان میں دیکھنے کو ملے گی،، یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لا تقوم السَّاعة حتى تلحق قبائل من اُمَّتى بالمشركين ، وحتى يعبدوا الأوثان ، وإنه سيكون فى أمتى ثلاثون كذَّابون، كلهم يزعم أنه نبى، وأنا خاتم النبيين، لا نبى بعدى (سنن ابی داؤد: ۴۲۵۲، صححه الالبانی رحمہ اللہ) ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ مشرکوں سے مل جائے گا، اور بتوں کی عبادت کرنے لگے گا، اور عنقریب میری امت میں تیس کذّاب ہوں گے، ان میں ہر ایک نبوت کا مدعی ہوگا، اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا،، شرک وبت پرستی کی یہ نبوی پیشین گوئی پوری ہوچکی حتی کہ اسلام کے دم بھرنے والوں کے یہاں شرک وتوحید کا فرق وامتیاز ہی مٹ گیا ہے، یہ چند خاص خاص چھوٹی نشانیاں تھیں جسے بڑے ہی اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اللہ تعالی ہم سب کو اپنی موت سے پہلے توبہ استغفار کی توفیق بخشے، اور ہماری اصلاح فرمائے، آمین۔

Smile Print, Chembur 9819889864

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعہ کا پیغام

علامات قیامت

(حصہ دوم)

ترتیب:
محمد ارشد سکراوی

ناشر:
البر فاؤنڈیشن
۸۲/۸۱، کوٹ والا ہاوس، ڈاکٹر ماسکرانہاس روڈ،
سیتا پھل واڑی، مجگاؤں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔
موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229
ای میل: albirr.foundation@gmail.com ویب سائٹ: www.albirr.in